رسالۂ دردنامۂ غمناک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنو یارو عجب قصہ ہمارا | بیان کرتا ہوں میں جو غم کا مارا
سناتا ہوں تمہیں اسکو سراسر | گزرتا ہے جو کچھ اب میری جان پر
گزرتا ہے جو مجھپر اندنوں حال | نہ تھا کچھ اس سے پہلے غم کا خیال
پڑا سوتا تھا میں خواب عدم میں | نہ تھا کچھ مبتلا ہستی کے غم میں
سو آکر عشق نے مجھ کو جگایا | جگا کر سو مصیبت میں پھنسایا
کچھ ایسا اسنے پھر نقشہ دکھایا | کہ جسنے مجھ کو سودائی بنایا
عجب اک عشق نے رنگت دکھائی | کہ جسمیں عقل کی بستی لٹائی
میرا اک دلربا سے دل گیا پھنس | ہوا تیر نگہ سے اسکے بسمل
اٹھا کر لطف ... | ملا میں عشق کی ...

گیا اس دن سے سونا اور کھانا ہوا میں غم کے تیروں کا نشانا

اجی جسکے ہو دل میں دردِ فرقت اُسے کب ہووے خواب و خور کی فرصت

وہ کیا جانے ہے اس درد و الم کو نہ دیکھا جسنے ہو فرقت کے غم کو

اٹھا چھاتی میں دردِ عشق جسکی اُسے پھر نیند کسکی بھوک کسکی

پڑا جو غم کا لشکر دل پہ آ ٹوٹ متاعِ صبر و تسکین لیگیا لوٹ

تڑپ کر غم میں شب کو صبح کرنا صبح سے شام تک رو رو کے مرنا

وہ جن آنکھوں میں خارِ ہجر ہووے بھلا وہ غم کیونکر نہ رووے

کیا سب بھول کھانا اور پینا بڑا مشکل مجھے اب اپنا جینا

لگی کہنے مجھے خلقت دیوانا کسی نے درد کو میرے نہ جانا

سمجھ کر مجھ کو سودائی جہاں نے کیا ٹھٹھا ہر اک پیر و جوان نے

غرض دیوانہ مجھ کو جان کر کے ہوے گرد آ مرے لڑکے شہر کے

مرا اک کھیل خلقت نے بنایا تماشہ کو بھی تو سرے نہ آیا

کہوں میں آہ کس سے اس الم کو سمجھتا ہے ہر اک سودائی مجھ کو

کہاں جاؤں کہوں کس سے حقیقت کوئی ہمدم نہیں جز دردِ فرقت

وہ جانے اس تڑپنے کے مزے کو گرہ جس دل میں حضرتِ عشق کا ہو

جدا اپنے دل کے دلبر سے جدا ہو وہی اس درد و غم سے آشنا ہو

اگر ظاہر کروں حالِ درونی بناؤں ایک عالم کو جنونی

جو میں ظاہر کروں سوزِ جگر کو کروں شرمندہ دوزخ کے شرر کو

درد نامۂ غمگین

ہوا ہے ہاتھ سے عاجز بیان بھی
ہوئی کل اتفاق غم سے دل بن
لگا ہے سدا سوز جگر آگ
ارے پیارے سے تا پاؤن ہی سر تک
بچھون کیونکر کہو اب بس بلا سے
مین ہون اب اوس زار و نزار ایکا
اب بس بس بلا ہے
کرو ہین صبر اب بس سر بہ سینہ
ہے بہتر جاؤن اس عمر بھر

ارے یارو کہو ہو جسکو الفت	مصیبت ہے مصیبت ہی مصیبت
محبت نام یہان جسکا رکھا ہے	بلا اوپر بلا اوپر بلا ہے
کہے ہے عشق جسکو ساری خلقت	قیامت ہی قیامت ہی قیامت
ارے یارو کسی کو دل نہ دیجو	جو دو امید جینے کی نہ کیجو
کیا جب عشق نے بیتاب مجھکو	کہا مین نے اُس پیارے سے رو رو
کہ صبر آوے دلِ غمگین کو کیونکر	ہو تسکین عاشقِ مسکین کو کیونکر
نہ دیکھے جب تلک دیدار دلبر	قرار اور صبر ہووے اُسکو کیونکر
سو تیرے عشق مین لے دلکے دلبر	ہوا ہے حال میرا حد سے ابتر
کہ اک تو سر پہ افلاک الم ہے	تلے پاؤن کے پھر دریای غم ہے
ہے چارون طرف فوجِ درد گھیرے	سدا آہون کے مارے تیر سر سے
یہ اک ناتوانی نے کیا زور	کیا تاب و توان کا مارکر بھوسہ
جنون نے مجھپہ کی آکر چڑھائی	مری سب ہوش کی پونجی لُٹائی
کیا وحشت نے آکر جب مجھو تنگ	گئی اسکے سبب ناموس اور ننگ
جو آکر مجھکو رسوائی نے گھیرا	کیا عزت کا سب اسباب میرا
پڑی ہے مجھپہ فوج بے قراری	متاعِ صبر لی ہے لوٹ ساری
ڈبوتے ہین ادھر اشکون کے نالے	لگے ہین اسطرف آہون کے بھالے

کرے ہے عشق نے جھکو ستایا
ہوئے دلکو بھیرا دشمن بنا
ارے جسکا ہو وہ دشمن دل سا بیا

واغضبا

پہنچیو کوئی کہو پھر وہ بیچارہ
خدا کے واسطے جلدی خبر لے
کہین یہ آپ خون اپنا نہ کر لے
جو اپنی جان کی جان جگر جدا ہو
نہ کیون اس زندگانی سے خفا ہو
اگر آنے مین ہوگی دیر کچھ بھی
نہین پاوے گا زندہ پھر تو کچھ بھی
ارے جب جان ہی اپنے دل ربا ہو
تمام ہو نہ سکے بیلحد خفا ہو
طبیعت ہو دل بیکار میری
کرون کس طرح علاج اپنا بھی

جو کوئی عشق کا بیمار ہووے — علاج اسکا نہ جز دلدار ہووے
مین دام زلف مین تیرے پھنسا ہون — خلاصی تبا مین کس سے چاہون
محبت مین بلا کے جو پھنسا ہو — وہ جز دیدار دلبر کیا رہا ہو
خدا کے واسطے جلدی سے آؤ — تڑپ اور بیقراری کو مٹاؤ
لگائی تھی جو تو ہم سے پیارے — پھر آتے کیون نہین ہو گھر ہمارے
جو تھی منظور کرنی بیوفائی — تو کی تھی مجھ سے پھر کیون آشنائی
کوئی ایسا بھی کرتا ہے پیارے — کہ تنہا چھوڑ عاشق کو سدھارے
اگر یہ بیوفائی جانتا مین — تو پھر کیون خاک دردِ چھانتا مین
بہت سر پیٹنے رگڑا خاک پاسے — نہ گزرا تو مگر اپنی ادا سے
ہر اک صورت سے مینے غم اٹھایا — ولے تجھ کو نہ مجھ پر رحم آیا
ہوئی ہے کیا خطا اب مجھ سے جانی — جو پہلی سی نہین ہے مہربانی
اگر تقصیر مجھ سے کچھ ہوئی ہو — خدا کے واسطے تم بخشدو — بجو د
نظر مت رکھ میری تقصیر پر تو — کرم پر اپنے پیارے کر نظر تو
مین جانون ہون نہین ہے چاہ مجھ کو — کہ جینے کی ہو کچھ پرواہ مجھ کو
دو صاحب کیا کرون اے میرے دلدار — ہوا ہون عشق کے ہاتھون سے لاچار
نہین لگتی ہے بھوک اور پیاس مجھ کو — کیا جینے سے آب ہے آس مجھ کو

جب آوے یاد تیرا قد و قامت — کرون برپا و مین شور قیامت
ترے ناز و ادا کی یاد کر چال — کرون خاک مین اپنی کو پامال
وہ تیرا یاد کر آرام بستر — گذار دن عمر ساری تب تڑپ کر
مین یاد اس شعر و کو جب کرونگا — تو پروانہ کی صورت جل مرونگا
جو گلزار تن زخم جگر سے — کرون سیراب اسکو چشم تر سے
تیری تیغ نگہ کا قتل ہون گر — نہ لاؤن اشک مین ہرگز زبان پر
غرض جور و جفا ساری سہونگا — نہ گھبراؤنگا نے غمگین ہونگا
ترے غم سے نہین خالی رہونگا — جو نالہ الغم رہا رویا کرون گا
نہ بیٹھون چین سے تجھ بن کبھو مین — سدا کرتا رہون بس ہای ہو مین
اگر پوچھے کوئی یہ مجھ سے آکر — کہ کیا گزری ہواے دیوانے تجھپر
نہ ہرگز حال دل اپنا کہونگا — ہنسونگا اور رو کر چپ رہونگا
نہ چھوڑینگے کبھی الفت تمہاری — اسی مین جان جاویگی ہماری
ذرا اس ناز اور نخرے کو چھوڑو — میری جانب ذرا منہ اپنا موڑو
رہو پردے مین یون باتین بناتے — نہین صورت دلے اپنی دکھاتے
ذرا پھر خدا پر دا اٹھا دے — وہ مکھڑا چاند سا مجھ کو دکھا دے
بہت نزدیک ہون دل سے تو ای ماہ — نہ لے تجھ تک پہونچنا ہی ہے دشوار

درد نامہ عشاق

رہو گے کب تلک پردے میں پیارے
کبھی تو سامنے ہو گے ہمارے

یہ ناز و شوخیاں پیارے تمہاری
کرو گے جو اٹھا دینگے وہ ساری

ولے تو ستانا گاہے گاہے جانی
کرو ہم پر کرم سے مہربانی

یہ جانو تم تڑپتا ہے بچارا
نہیں تم بن اسے اک دم گزارا

ذرا اپنی مجھے صورت دکھاؤ
پھر اسکے بعد چھاتی سے لگاؤ

کہ جس سے دور ہو یہ رنج و کلفت
تڑپ جی کی گھٹے ہو جی کو راحت

میں جان و دل سے ہوں مشتاق تیرا
کروں کیا بس نہیں چلتا ہے میرا

ترے ملنے کی ہوں بس آرزو میں
سراسر محو ہوں اس جستجو میں

تڑپتا ہے ترے غم سے مرا دل
ہے افسوس پھر غیروں میں تو ل

رہو غیروں میں تم خوشیاں منائے
ہم اس حسرت میں خون دل ہیں کھاتے

سبھوں پر ہے کرم پیارے تمہارا
نہیں ہے فکر کچھ لیکن ہمارا

کرو غیروں پہ لطف و مہربانی
ہمارے نام سے نفرت ہو جانی

نہیں تدبیر کچھ ملنے کی تیرے
خدا جانے ہے کیا قسمت میں میرے

بتاؤں ٹھوکریں کھاؤنگا کب تک
یہ ایذا ہجر کی پاؤنگا کب تک

ملیگا یا نہ تو مجھ سے ملے گا
خدا جانے مقدر کیا کریگا

نہ اب تقصیر اسمین کچھ تری ہے
نصیبوں میں لکھا میرے یہی ہے

الٰہی پہونچے جو دلسے کلام مرا یار
وہ پیارے سے ہو کرے نہ دو مرتبہ
رضا تیری ہمیں اور اسکی رضا مین
بہت سے پیارے خودی کی تو بلا مین
وہ ملا ہے جو کرے سے چھوڑ کر جاتا
ملال اسکے نہ ہو تو دم اسکا ہو
بس ہے اللہ بس اللہ بس
سوا حق کے مجھے باقی نہ ہو کچھ

عشرت وصل سے ہوں یا نہو مین
کروں دن رات تیری جستجو مین

نشان عیش اور عشرت مٹاؤں
تمامی محنتیں غم کی اٹھاؤں

کہاں تک درد و غم ظاہر کروں مین
نہیں کچھ انتہا بس چپ ہو مین

یہی بہتر ہے اب خاموش رہنا
جو کچھ گزری ہے دلپر اسکو سہنا

جو کچھ گزریگا سو گزریگا جان پر
نہ لاؤں پر کبھی ہرگز زبان پر

کبھی آویگا آخر رحم تجھ کو
چھڑاویگا تو درد و غم سے مجھ کو

دکھاویگا مجھے دیدار اپنا
مٹاویگا مرے دل کا یہ کھٹکا

اگرچہ ہوں مرا پر ہوں تمہارا
نہیں تم بن مرا کدم گزارا

تمام امداد کر یہہ درد نامہ
کہیں ایسا نہو پھٹ جای خامہ

یہ درد اپنا بس اب اظہار مت کر
خدا کے واسطے رکھ جی کے اندر

کہ تیرے درد اور اس غم کو سنکر
پھنا جاتا ہے دل عالم کا یکسر

بس اب ٹک شکر مت ہو دیوانہ
کہ بہتر درد دلکا ہے چھپانا

نہو ایسا ترے گستاخیوں پر
خفا ہو جاوے تیرا تجھ سے دلبر

وہ تیرے حال دل سے ہے خبردار
نہ کر اب شور و شر زنہار زنہار

نہ کر غل صبر کر یہ مان میری
کہ تا امید بر لاوے وہ تیری

بس اب خاموش ہو گفتار کم کر
ملال آئے نہ شاید اسکے دلپر

تمت

ایں رسالہ احمد مسمی بدرد نامہ غمناک مشتمل بر

از تصنیف

حاجی الحرمین الشریفین امداد اللہ دامت فیوضہ و برکاتہ بعد ازالہ اغلاط کتابت کہ از دست کاتبان کم فہم ناسخ شدہ بود بمطبع مجتبائی دہلی طبع در بیست ۲۰ ربیع الاول ۱۳۱۵ ہجری نبوی

[illegible] کتابیں مطبع مجتبائی دہلی جو ملتی ہیں

از تصانیف حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی مصنف کتاب ہذا

جہاد اکبر - مجتبائی	۱؍
غذائے روح - مجتبائی	۲؍
ضیاء القلوب مجتبائی	۲؍
گلزار معرفت - اردو منظوم	۲؍
[illegible] و نامہ غمناک -	-
ارشاد مرشد مجتبائی	۱؍
تصفیۃ القلوب [illegible]	
ضیاء القلوب مجتبائی -	
تحفۃ العشاق مجتبائی	
فیصلہ ہفت مسئلہ مجتبائی	
الامداد غریب -	

قرآن مجید و اضح جلی قلم

مترجم اردو ترجمہ مجتبائی دہلی - اس قرآن مجید میں علاوہ خوشخطی [illegible] صحیح [illegible] و غیرہ کے [illegible] [illegible] کی [illegible] کی ہے جو [illegible] [illegible] شاہ عبد القادر [illegible] و موضح القرآن [illegible] [illegible] [illegible]

کاغذ سپید [illegible] موضح القرآن کے بعد حاشیہ پر خط و دیگر لکھوایا گیا ہے کاغذ خطائی [illegible] - کاغذ خطائی موٹا ۸؍ کاغذ سفید موٹا ۸؍ کاغذ ولایتی ۱۰؍

قرآن مجید چار ترجمہ مجتبائی

دو ترجمہ فارسی شاہ ولی اللہ صاحب	۲؍
و حضرت سعدی و دو ترجمہ اردو شاہ	۲؍
رفیع الدین و شاہ عبد القادر	-
و فوائد و شان نزول بر حاشیہ تقطیع	۱؍
کلاں ۲۰×۲۶ کاغذ خطائی -	۱۰؍

حمائل شریف مصری مترجم

مجتبائی - اس حمائل کو مصری اور مترجم	۲؍
دونوں کہہ سکتے ہیں کیونکہ متن اسکا	۱؍
مصری ہے اور حاشیہ پر ہندوستانی آیۃ	۱؍
آیۃ کا بامحاورہ اردو ترجمہ شاہ عبد القادر	
کا لکھا ہے اسکا اشتہار فی نقلی متن	
ایک اشرفی یا دس روپے نقد ہے یہ	
حمائل ہے جسکی مثل صحت میں کوئی	
حمائل آجتک تمام ہندوستان میں	
طبع نہیں ہوئی کاغذ دیسی	۱۲؍
ایضاً مجلد دیسی نقرئی کاغذ دیسی	۱۲؍
ایضاً مجلد طلائی درجہ اعلیٰ کاغذ دیسی	عہ
ایضاً کاغذ [illegible] بلا جلد	۱۲؍
ایضاً مجلد جرمی نقرئی	عہ

ایضاً مجلد جرمی طلائی درجہ اول -	۱۲؍
ایضاً مجلد جرمی درجہ اعلیٰ -	۱۲؍

حمائل شریف مصری مجتبائی

اس حمائل میں بھی وہی صفات ہیں جو حمائل مترجم ایک اشرفی فی نقلی متن والی مجتبائی میں ہیں کاغذ [illegible] بلا جلد -	۱۲؍

دلائل الخیرات مترجم مجتبائی

نہایت صحیح خوشخط بہ ہدایت علی حریری در متن و بر ہدایت منزل ابطور نسخہ [illegible] ہم تقطیع و ہم صورت حمائل مترجم مجتبائی اشرفی انعام والی - اسکی تصحیح مثل حمائل خوفزیزی کی گئی ہے اور ترجمہ حاشیہ پر نہایت پاکیزہ اردو زبان میں لکھا گیا ہے	۱۲؍

نافع المسلمین [illegible]

ترجمہ اردو خمس [illegible] اور نقشین مجتبائی - جس میں پند و نصائح و قصص انبیاء اور اولیا و تفسیر آیات قرآنی و احادیث صحاح و [illegible] کے متعلق باتیں جو ملسین ہیں یہ ایک مجلس میں [illegible] نصائح کا مضمون ہے جو مجالس میں پڑھنے اور [illegible] کی [illegible] ترجمہ کی پاکیزگی زبان کی [illegible] [illegible] ہو گی [illegible] [illegible]